© rasailojaraid.com

کاشف گیلانی

انوار کی برسات

انوار کی دیکھی ہے وہ برسات حرم میں
رہتا ہوں خیالوں میں مَیں دن رات حرم میں

لاریب وہ جنت ہی کے ٹکڑے ہیں زمیں پر
کچھ ایسے بھی دیکھے ہیں مقامات حرم میں

محراب بھی ، منبر بھی ، مصلیٰ بھی نبی کا
اللہ کے نبی کے ہیں نشانات حرم میں

شاہوں کو بھی دیکھا ہے جھکائے ہوئے گردن
رو رو کے بیاں کرتے ہیں حالات حرم میں

کاٹے کوئی گردن مری ناموسِ نبی پر
ابھرے ہیں کئی بار یہ جذبات حرم میں

اشکوں کے سوا کچھ بھی مرے پاس نہیں ہے
قابو میں کہاں رہتے ہیں جذبات حرم میں

روشن ہوا دل میرا وہاں نور یقیں سے
آئے نہ کبھی قلب میں شبہات حرم میں

آنکھوں سے زیادہ ہے بصیرت کی ضرورت
خورشید کی مانند ہیں ذرّات حرم میں

کاشفؔ وہی لمحات ہیں اس زیست کا حاصل
گزرے جو مری زیست کے لمحات حرم میں

© rasailojaraid.com